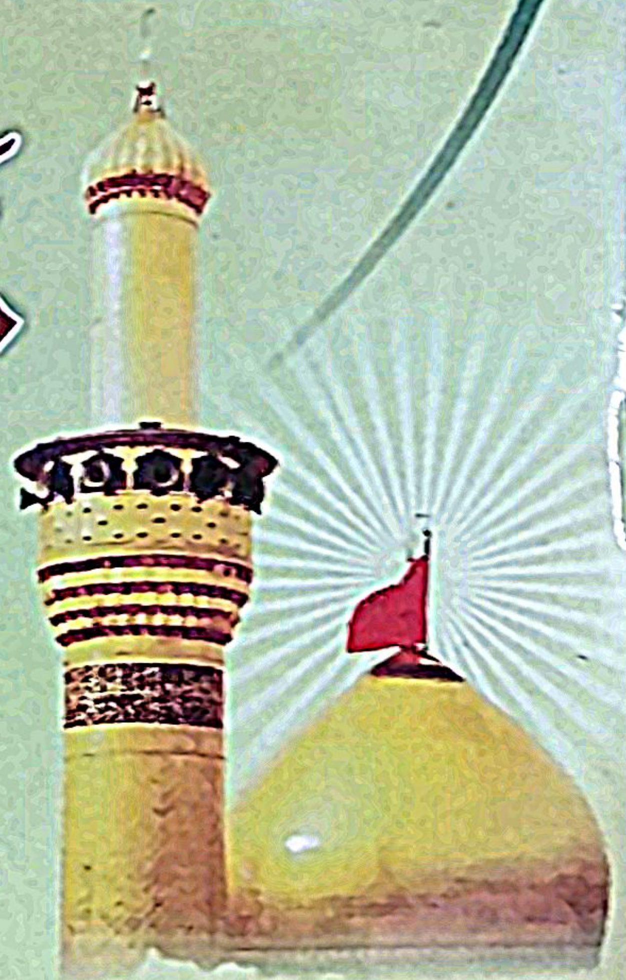


Imam Pak Aur Yazeed Napak

بزرگوں کی نظر میں

# امام پاک
# اور
# یزید ناپاک




مؤلف

عطائے خواجہ پیر طریقت حضرت علامہ مولانا

انوار احمد قادری برکاتی رضوی دام ظلہ



مکتبہ قادریہ

بزرگوں کی نظر میں

# امام پاک

# اور

# یزید ناپاک

مؤلف

عطائے خواجہ پیر طریقت حضرت علامہ مولانا

انوار احمد قادری برکاتی رضوی دام ظلہ

مکتبہ قادریہ

بڑھنی روڈ، اٹوا بازار، سدھارتھ نگر، یوپی

۵۲۳، وحید کتب مارکیٹ، مٹیا محل، جامع مسجد دہلی

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | بزرگوں کی نظر میں "امام پاک اور یزید ناپاک" |
| مؤلف | : | عطائے خواجہ حضرت علامہ مولانا<br>**انوار احمد قادری رضوی برکاتی** دام ظلہ |
| تقریظ جلیل | : | عالم باعمل جامع معقول ومنقول استاذ العلماء<br>حضرت علامہ مفتی **محمد قدرت اللہ** رضوی مدظلہ العالی |
| تصحیح کتابت | : | حضرت مولانا رضی الدین احمد صاحب قادری برکاتی |
| سن اشاعت اول | : | ۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰ء |
| تعداد | : | ایک ہزار |
| کمپوزنگ | : | رضوی کمپیوٹر، اندور (موبائل:98270-14799) |


## ﴿ ملنے کے پتے ﴾

- مکتبہ قادریہ، اٹوا بازار، سدھارتھ نگر (یوپی)
- مکتبہ قادریہ، ۴۲۳ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶
- الجامعۃ الغوثیہ غریب نواز کھجرانہ، اندور
- نوری کتب خانہ بڑوالی چوکی، اندور
- نورالدین کتب خانہ درگاہ شریف کے پاس، کھجرانہ، اندور

# فہرست مضامین

موت کے سیلاب میں ہر خشک وتر بہہ جائے گا
ہاں مگر نام حسین ابن علی رہ جائے گا

# انتساب

محبوب خدا محمد مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

اور

آپ کے چاروں خلفاء راشدین

اور

آپ کی پیاری بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہرا

اور

آپ کے نور عین امام حسن اور امام حسین

اور

آپ کی آل میرے پیر اعظم حضور غوث اعظم و

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز

اور

آپ کے عاشق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا و مرشد اعظم مصطفٰے رضا

اور

آپ کی امت کے ولی میرے پیرو مرشد مولانا شاہ مفتی بدرالدین احمد قادری

رضوی و

میرے کریم، مجذوب بزرگ حضور دریا شاہ بابا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

کے نام

جن کی دعاؤں کا ابرِ کرم مجھ پر برس رہا ہے

اور

قیامت تک برستا رہے گا.......... انشاء اللہ تعالیٰ

گدائے غوث و خواجہ و رضا

انوار احمد قادری برکاتی رضوی

# تقریظ جلیل

عالم باعمل جامع معقول ومنقول اُستاذ العلماء حضرت علامہ الحاج الشاہ
مفتی محمد قدرت اللہ صاحب قبلہ رضوی مدظلہ العالی، شیخ الحدیث دار العلوم اہلسنت تنویر الاسلام، امرڈوبھا (یوپی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم
نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنُصَلِّى وَنُسَلِّمُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْم
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ!

عزیز گرامی مرتبت حضرت علامہ مولانا انوار احمد صاحب قادری رضوی زید مجدہم خلیفہ حضور بدرملت علیہ الرحمۃ والرضوان کا رسالہ ''امام پاک اور یزید ناپاک'' تقریباً مکمل ہی دیکھا جس میں آپ نے اہل بیت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت وعقیدت اور فضائل اہل بیت کو قرآن کریم، احادیث نبویہ اور اقوال علمائے سلف سے ثابت کیا ہے اور میدان کارزار کربلا میں آپ کے حق پرست ہونے نیز آپ کی مظلومیت کو بہت واضح دلائل سے ثابت کرکے ان گستاخان اہلبیت نبوت کو دندان شکن جواب دیکر ان کی جانب سے یزید کے خلیفہ برحق ہونے اور امام عالیمقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی قرار دیئے جانے کا بھرپور ثبوت فراہم کرکے ان کے باطل دعووں کو ہباءً منثورا قرار دے دیا ہے اور یزید کے ظالم وجابر ہونے اور اس کے بدعمل وبدکردار اور پلید وناپاک ہونے پر دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔ اور اہلبیت نبوت کی محبت وعقیدت کا برملا اظہار کرکے یزیدیوں کی ناپاک سازشوں کو بے نقاب کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی اس خدمت کو شرف قبول عطا فرما کر اس رسالہ کو مقبول انام بنائے۔
آمین واخر دعونا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

فقط

**محمد قدرت اللہ الرضوی غفرلہٗ**
شیخ الحدیث دار العلوم اہلسنت تنویر الاسلام
امرڈوبھا ضلع سنت کبیر نگر (یوپی)
۱۴ر شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ

# پیش لفظ

الحمد لله والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وعلی الہ واصحابہ

اس کتاب میں ہم نے احادیث کریمہ اور اقوال ائمۂ کرام ومحدثین عظام کے حقائق ودلائل کے ساتھ دن کے اُجالے کی حقیقت سے زیادہ واضح اور ثابت کیا ہے کہ بزرگوں کی نظر میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام پاک ہیں اور یزید پلید ناپاک ہے اور جنتی جوانوں کے سردار نواسہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ، ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نور عین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان وعظمت اور یزید ناپاک کی حیثیت وخباثت کو اُجاگر کیا ہے۔ اور حضرت امام پاک کی بابرکت ذات پر یزید کے حامیوں نے جو الزام لگایا اور جن بے بنیاد باتوں کو ان کی جانب منسوب کیا ہے ان سب کا مدلل جواب اور یزید ناپاک کو نیک وصالح و امیر المومنین اور جنتی انسان ثابت کرنے کی جو ناپاک کوششیں کی گئیں ہیں ان سب کا بھی شافی وکافی جواب دیا ہے اور یہ حقیقت واضح کیا ہے کہ یزید ناپاک ، زانی وشرابی تھا اور جنتی نہ تھا وہ حدیث شریف جس میں امام پاک کے نانا جان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بشارت دی تھی کہ قسطنطنیہ پر پہلا جو لشکر اسلام حملہ آور ہوگا وہ سب جنتی ہوں گے تو اس پہلے لشکر میں یزید ناپاک نہ تھا۔ یزید کے حامیوں سے گزارش ہے کہ یزید ناپاک کو جنتی اور نیک وصالح انسان ہونے کی بے جا اور ناپاک کوشش نہ کریں۔ حق سربلند ہوکر رہتا ہے۔

ابھی اے دیں فروشو وقت ہے اب بھی سنبھل جاؤ
وگرنہ غضب شبیری جلاکر راکھ کردے گی

اللہ تعالیٰ کی عطاو بخشش سے حضرت امام حسین کے نانا جان محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جنت کے مالک ہیں اور حضرت امام حسین کی امی جان فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ

عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

**اب غور کرو اور سوچو!** کہ جن کی جنت ہے ان کے بیٹوں کو قتل کر کے ان کے گھروں کو جلا کر کیا، جنت میں جا سکتے ہو۔ اُن کے بچوں پر دانا اور پانی بند کیا اور انہیں بھوکا پیاسا رکھا۔ کل بروز حشر تسنیم و کوثر کی نہروں پر انہیں کا اجارہ اور قبضہ ہوگا اور تم پیاس سے تڑپ رہے ہو گے تو تمہاری پیاس کون بجھائے گا اس لئے آج ہی توبہ کرلو اور یزید ناپاک جیسے بدترین انسان کی ناحق اور بے جا حمایت سے باز آجاؤ۔ حضرت امام حسین کریم ہیں اور ان کا پورا گھرانا کریم و رحیم ہے۔ معاف فرما دیں گے۔ نجات و بخشش کے حقدار بن جاؤ گے۔

**آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے**
**پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا**

اور ایمان والوں کے لئے ترغیب دی گئی ہے کہ اپنے آقا حضرت امام حسین اور ان کی اہل بیت کے مقام و مرتبہ کو پہچانو! اور ان کی محبت و الفت کا دامن مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھو انشاء اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی سرخروئی اور کامیابی نصیب ہوگی۔

محرم شریف میں خرافات و بدعات سے بچنے کی پوری کوشش کرو اور نیک کاموں میں محرم شریف کی ساعتیں گزارنے کی کوشش کرو تا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رضا و خوشنودی حاصل کر کے فلاح دارین کے مستحق بن جاؤ۔

سگ آستانۂ سلطان الہند خواجہ غریب نواز

**انوار احمد قادری برکاتی رضوی**

۴؍ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ

۱۵؍ اگست ۲۰۱۰ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الْمُكَرَّمِيْنَ وَابْنِهِ الْكَرِيْمِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ ابْنِ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى اَجْمَعِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (پ۲۵، رکوع ۴)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاَمِيْنُ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

تمہارا ذکر میرا دین وایماں یا رسول اللہ
تمہارا مصحف رُخ میرا قرآں یا رسول اللہ
تمہارے دشمنوں کے سر کچلنے کو رہیں قائم
غلامان شہ احمد رضا خاں یا رسول اللہ

نواسۂ رسول، باغ رسالت کے پھول، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید، آل رسول اور اہل بیت ہیں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

اور کسی عاشق نے کہا ہے۔

کونین میں بلند ہے رُتبہ حسین کا
فرش زمیں سے عرش تک شہرہ حسین کا

بے مثل ہے جہاں میں کنبہ حسین کا
سلطان دو جہاں ہے نانا حسین کا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اہل بیت کا ذکر فرماتا ہے۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (پ ۲۵، رکوع ۴)

ترجمہ:۔ اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تم فرماؤ کہ میں اس پر یعنی تبلیغ رسالت اور ارشاد و ہدایت پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت

یعنی میں تم سے اپنے رشتہ داروں کی محبت کا مطالبہ کرتا ہوں۔

**اے ایمان والو!** حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے نانا جان محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں اور جن کے والد گرامی حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور جن کی ماں سیدہ فاطمۃ الزہرا جو جنتی عورتوں کی سردار ہیں جن کے برادر اکبر حضرت سیدنا امام حسن مجتبےٰ ہیں۔ قرآن و حدیث میں جن کے بے شمار فضائل و مناقب کا ذکر موجود ہے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے لیکر آج تک جتنے ائمہ کرام و محدثین عظام اور اولیاء و علمائے امت ہوئے ہیں سب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پیارے نواسے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی و محبت کا قلادہ اپنی گردنوں میں ڈالا ہے اور آپ کے فضائل و مناقب کا خطبہ علی الاعلان پڑھا ہے اور اپنی کتابوں میں بھی برملا اظہار کیا اور لکھا ہے اور آپ کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا اور اپنی کتابوں میں لکھا بھی ہے۔

لیکن یزید ناپاک کے متعلق صحابہ کرام سے لیکر ائمہ کرام، محدثین عظام اور امت کے اولیاء و علماء ان تمام بزرگوں میں سے کسی نے بھی آج تک یزید ناپاک کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا ہے اور نہ لکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یزید کے چاہنے والے آج تک کوئی معتبر و مستند ثبوت پیش نہیں کر سکے اور قیامت تک پیش نہیں کر سکتے

انشاءاللہ تعالیٰ۔ جب ہے ہی نہیں تو ثبوت لائیں گے کہاں سے۔

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْن۔ ہاں صحابہ کرام سے آج تک تمام بزرگان دین نے یزید ناپاک کو پلید شرابی، جواری، زانی، تارک الصلوٰۃ کے ناموں کے ساتھ ضرور یاد کیا ہے اور اپنی کتابوں میں لکھا بھی ہے۔

اب! نواسۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل وکمالات جو قرآن وحدیث میں بیان ہیں اور کچھ فضائل معتبر کتابوں کے حوالے سے جسے بزرگوں نے اپنی کتابوں میں تحریر فرمائے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک :

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (پ۲۵، رکوع۴)

یعنی اے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تم فرمادو، میں تم سے تبلیغ کا کوئی معاوضہ یعنی بدلہ نہیں مانگتا۔

ہاں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم میرے رشتہ داروں سے محبت کرو۔ (برکات آل رسول، ص۲۱۹)

مشہور امام علامہ جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مشہور تفسیر در منثور میں اور بہت سے مفسرین نے اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا ہے کہ

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم آپ کے وہ کون سے رشتے دار ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کی اولاد یعنی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم (برکات آل رسول، ص۲۱۹)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جب اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سنا تو دربار رسالت میں عرض کیا:

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم ہمیں بتایا جائے کہ آپ کے وہ رشتہ دار کون لوگ ہیں جن کی محبت والفت ہم پر واجب کی گئی ہے؟

قَالَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَابْنَاھُمَا ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا علی و فاطمہ اور حسن و حسین اور ان کے بیٹے (یعنی امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسل پاک سے قیامت تک جتنے اولاد ہوں گے سب اس فرمان میں شامل ہیں۔ (تفسیر ابن عربی، ج۲، ص۲۱۲)

اسی طرح کی روایت ۔ جلالین شریف، ج ۲، ص ۳۲، الصواعق المحرقہ، ص ۱۱۸، زرقانی علی المواہب، ج ۳، ص ۷ میں بھی ہے۔

**بہت بڑے امام:۔** امام سدی فرماتے ہیں کہ جب حضرت امام زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو قیدی بنا کر لایا گیا اور راستے میں ایک جگہ کھڑا کیا گیا تو ایک ظالم شخص جو شام کا رہنے والا تھا اس نے امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔

خدا کا شکر ہے جس نے تمہیں قتل کیا اور تمہاری جڑوں کو کاٹا اور فتنہ کرنے والوں کو مٹایا (معاذ اللہ تعالیٰ) تو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شامی ظالم سے فرمایا۔ کیا تم نے قرآن کریم میں یہ آیت نہیں پڑھی ہے؟۔

''قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبیٰ'' تو اس شخص نے کہا کیا وہ لوگ تم ہو؟ تو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہاں بلا شک وشبہ وہ لوگ ہم ہیں۔ (تفسیر خازن، ج ۶، ص ۱۲۲، الصواعق المحرقہ، ص ۶۸)

عظیم الشان عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عالم ربانی حضرت امام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کو بیان فرمانے کے بعد لکھتے ہیں کہ میں اس شخص کو ایمان والا نہیں سمجھتا۔ اس شخص کے دل میں ایمان کیسے ٹھہر سکتا ہے جو اہل بیت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے گھر والوں کے شہید کئے جانے پر خدا کا شکر ادا کرے۔ میں اللہ و رسول کی بارگاہ میں اس بے دین شخص سے زیادہ دشمن ابوجہل ملعون کو نہیں سمجھتا ملخصاً (برکات آل رسول، ص ۲۲۲)

**اے ایمان والو!** بزرگوں کی باتوں کو سنو اور اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر

کرو۔ جب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل وشہید ہونے پر جو شخص خوش ہوتا ہے اور شکر ادا کرتا ہے تو ایسے شخص کے بارے میں بزرگوں نے فرمایا کہ وہ شخص بے دین اور بے ایمان ہے اور وہ شخص ابوجہل ملعون سے زیادہ خدا اور سول کا دشمن ہے۔

جب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل ہونے پر خوش ہونے والا شخص بے دین اور بے ایمان ہے اور ابوجہل سے بڑھ کر خدا ورسول کا دشمن ہے۔ تو خود یزید ناپاک جس نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین دن تک بھوکا پیاسا رکھ کر قتل کرنے کا حکم دیا اور جشن منایا ہولا ریب۔ یزید ناپاک بے دین ہے۔ بے ایمان ہے اور ابوجہل ملعون سے زیادہ خدا اور سول کا دشمن ہے۔

اب بھی کوئی شخص اگر یزید ناپاک کو امیر المومنین اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتا ہے تو وہ شخص بڑا بد نصیب ہے اور ہم غلامان حسین پر لازم ہے کہ ایسے فرقہ والوں سے دور رہیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر کریں۔

دوسری آیت کریمہ:۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

ترجمہ: اے اہل بیت یعنی اے نبی کے گھر والو! اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے۔ (پ۲۲، رکوع۱)

امام زہری نے فرمایا ناپسندیدہ چیز کو ''رِجس'' کہتے ہیں خواہ وہ عمل ہو یا غیر عمل، ایک روایت کے مطابق ''رِجُس'' سے مراد شیطان ہے اور بعض نے ''رِجس'' کا معنیٰ شک لیا ہے۔ ہر روایت کے لحاظ سے آیت کریمہ سے ظاہر وثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے گھر والوں کو شیطان کے شک سے اور ہر ناپسندیدہ چیزوں سے پاک وصاف رکھا ہے۔ (برکات آل رسول، ص۳۲)

اس آیت کریمہ میں اہلبیت سے مراد کون ہیں؟

بے شمار روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت مولیٰ علی اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے قریب سامنے بٹھایا اور امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنی گود میں بٹھایا پھر ان چاروں نفوس قدسیہ پر چادر مبارک ڈال دی اور یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی چادر مبارک میں ان چاروں یعنی حضرت علی و حضرت فاطمہ اور حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو لیکر یوں دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ۔ اے اللہ یہ سب میرے اہل بیت ہیں۔

یعنی یا اللہ تعالیٰ علی و فاطمہ اور حسن و حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) یہ چاروں میرے اہل بیت (گھر والے) ہیں۔ (مسلم شریف، برکات آل رسول، ص ۳۴)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ آیت کریمہ میں جو اہل بیت فرمایا گیا ہے اس سے مراد حضرت علی و فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم مراد ہیں انہیں چاروں حضرات کو اہل بیت کہا جاتا ہے۔

**حضرات!** قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے اہلبیت یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے گھر والوں (جن میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں) کا تذکرہ کس شان اور محبت سے فرمایا۔

**اب** حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و محبت اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زبان مبارک سے سنیں۔

حدیث شریف:۔ نجران کے عیسائیوں سے مباہلہ کے لئے حضرت سعد بن وقاص جنتی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب حضرت علی، حضرت فاطمۃ الزہرا، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ

عنہم کو ہمراہ لے کر گھر سے باہر نکلے تو یہ فرمایا کہ

اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ۔ یا اللہ تعالیٰ یہ سب میرے اہل بیت ہیں۔

(مسلم شریف، مشکوۃ شریف ص ۵۶۸)

یعنی یا اللہ تعالیٰ علی و فاطمہ اور حسن و حسین یہ چاروں میرے اہل بیت (گھر والے) ہیں

**اے ایمان والو!** پیارے مصطفیٰ جان رحمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رشتہ دار، اہل بیت کون لوگ ہیں؟

حدیث شریف سے ثابت ہو گیا کہ حضرت مولیٰ علی و فاطمۃ الزہرا اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رشتہ دار اور اہل بیت ہیں۔

## اہل بیت کی محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت ہے۔

**حدیث شریف ۱:۔** حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو اس لئے کہ وہ تمہارا رب ہے اور وہ تمہیں نعمت و دولت عطا فرماتا ہے۔

وَاَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ اور مجھ سے محبت رکھو اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے اور میرے اہل بیت سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے۔

(ترمذی شریف، مشکوۃ شریف ص ۵۷۳)

**حدیث شریف ۲:۔** ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَّفْسِہٖ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ...

یعنی کوئی شخص مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ مجھے اپنی جان سے میری اولاد (یعنی امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو اپنی اولاد سے میرے گھر والوں کو اپنے گھر والوں سے اور میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔

(طبرانی شریف بحوالہ الشرف المؤبد ص ۸۵)

**حدیث شریف ۳:۔** نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا

مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَیْنِ وَاُمَّهُمَا وَاَبَاهُمَا كَانَ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

یعنی جس نے مجھ سے محبت کی اور ان دونوں یعنی امام حسن اور امام حسین سے اور ان کی ماں سیدہ فاطمۃ الزہرا اور ان کے والد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت کی تو وہ شخص قیامت کے روز میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔ (امام احمد بحوالہ الشرف المؤید، ص ۸۶)

**حدیث شریف ۴:۔** حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ شریف کا دروازہ پکڑ کر فرمایا کہ میں نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَیْتِیْ فِیْكُمْ مَثَلُ سَفِیْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَّكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ

یعنی آگاہ ہو جاؤ کہ میرے اہل بیت کی مثال تم لوگوں کے لئے نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو شخص اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو شخص اس میں سوار نہ ہوا وہ ہلاک ہوا۔ (مشکوۃ شریف، ص ۵۷۳)

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمُ اهْتَدَیْتُمْ (مشکوۃ شریف، ص ۵۵۴)

یعنی میرے تمام صحابہ ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے تم جس کی اقتدا کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

حضرت علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم اہل سنت و جماعت محبت اہلبیت کی کشتی پر سوار ہیں اور ہدایت کے روشن ستارے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہدایت حاصل کر رہے ہیں۔ لہٰذا ہم لوگ قیامت کی ہولناکیوں سے اور جہنم کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ (مرقاۃ، ج ۵، ص ۶۱۰)

**اے ایمان والو!** ہمارے سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی سے دیا۔ مطلب یہ ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام آیا اور جو شخص کشتی نوح علیہ السلام میں سوار ہو گیا وہ شخص طوفان میں برباد و ہلاک ہونے سے بچ گیا۔
اسی طرح قیامت کا طوفان آنے والا ہے۔ جو شخص آج اس دنیا میں محبت اہل بیت کی کشتی میں سوار رہے گا وہ شخص بروز قیامت طوفان قیامت کی تباہ کاریوں اور بربادیوں سے ہلاک و برباد ہونے سے محفوظ ہو جائے گا۔
**یاد رکھو اور جان لو!** کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی کشتی میں اسی شخص کو بٹھایا جو شخص مومن تھا۔ لا کلام۔ بے شک وشبہ محبت اہل بیت کی کشتی میں وہ شخص سوار ہوگا جو مومن سنی مسلمان ہوگا اور سنی مسلمان وہ شخص ہے جو محبت اہل بیت کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق اکبر۔ حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی ذوالنورین، حضرت مولیٰ علی شیر خدا، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی محبت والفت رکھتا ہو۔ اسی لئے رافضی وخارجی اور جملہ مخالفین اہلسنت بروز قیامت محبت اہل بیت کی کشتی میں سوار ہی نہیں ہو سکتے۔ وہاں تو صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کی محبت کا پروانہ دیکھا جائے گا۔ اس کے بعد سوار کیا جائے گا اور طوفان قیامت ان گستاخوں کو ہلاک و برباد کر دے گا اور وہ لوگ جہنم کے مستحق قرار پائیں گے۔ خوب فرمایا امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

**حدیث شریف ۵:۔** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو حجۃ الوداع یعنی آخری حج کے موقعہ پر عرفہ کے دن دیکھا کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی اونٹنی قصویٰ پر سوار ہیں اور خطبہ دے رہے ہیں۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا:

اے لوگو! اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقْلَیْنِ کِتَابُ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ

ترجمہ:۔ بیشک میں تمہارے بیچ چھوڑ رہا ہوں دو بھاری اور وزن دار چیزیں، قرآن کریم اور میری اولاد۔

جب تک تم ان دونوں کو پکڑے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۵۶۸)

**اے ایمان والو!** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ قرآن شریف اور میری اولاد کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہنا کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

لیکن یزید ناپاک نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بیٹے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کرنا اور ان کے دامن سے وابستہ رہنا تو درکنار اس کے ناپاک حکم سے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین دن تک بھوکا اور پیاسا رکھا گیا۔ ان کے بچوں کو بے دردی سے قتل کیا گیا۔ نبی کی بیٹیوں کا سہاگ اجاڑا گیا۔ ان کے خیموں میں آگ لگائی گئی اور بے دردی کے ساتھ نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا۔ ان کی لاشوں پر گھوڑے دوڑائے۔

اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ ایسے بدبخت، ظالم، یزید ناپاک کی تعریف کرو گے یا نواسۂ رسول، جنتی جوانوں کے سردار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت والفت کرو گے؟ اور جنتی جوانوں کے سردار کے ساتھ جنت میں جاؤ گے۔

## حسین میرے اور میں حسین کا ہوں

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا

(ترمذی شریف، ج۲، ص۲۱۹، مشکوٰۃ شریف، ص۵۷۱)

حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

## حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی مرد ہیں

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

جسے یہ پسند ہو کہ کسی جنتی مرد کو دیکھے (ایک روایت میں ہے) جنتی جوانوں کے سردار کو دیکھے وہ حسین بن علی کو دیکھے۔ (نور الابصار، ص۱۱۴، برکات آل رسول، ص۱۴۴)

## نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دعاء عاشق حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا میرا چھوٹا بچہ کہاں ہے؟ (اتنے میں) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور اپنے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی گود میں بیٹھ گئے اور اپنی انگلیاں داڑھی مبارک میں داخل کردی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کے منہ کا بوسہ لیا اور فرمایا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاُحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ (نور الابصار، ص۱۱۴، برکات آل رسول، ص۱۴۵)

یعنی اے اللہ تعالیٰ میں حسین سے محبت کرتا ہوں تو بھی حسین سے محبت فرما اور اس شخص سے بھی محبت کر جو شخص حسین سے محبت کرے۔

ایک روایت میں ہے کہ میں اس شخص کو دشمن جانتا ہوں جو میرے حسین سے دشمنی رکھتا ہے اے اللہ تعالیٰ تو بھی اس شخص کو دشمن جان جو حسین کا دشمن ہے۔

**اے ایمان والو!** خوب سوچ لو پھر فیصلہ کرو کہ یزید ناپاک نے میدان کربلا میں میرے آقا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جس سفا کی اور بے رحمی کا مظاہرہ کیا ہے اور ان کا خون بہایا ہے یہ آل نبی اور اولاد علی سے کھلی ہوئی عداوت و دشمنی نہیں تو

اور کیا ہے۔ اور حدیث شریف کی روشنی میں ثابت ہوا کہ امام حسین کا دشمن یزید ناپاک اللہ ورسول کا دشمن ہے۔

ایسے دشمن خدا اور رسول یعنی یزید ناپاک کو ''امیر المومنین، رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ'' کہنا ایمان کی خرابی اور جنت سے محرومی کا نتیجہ ہے۔ الامان والحفیظ۔

## حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَ اشَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی، ج۲، ص۲۱۸، مشکوٰۃ ص۵۷۰)

## حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنتی پھول ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب عراق کے لوگوں نے حالت احرام میں مکھی یا مچھر مارنے کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا ان عراق والوں کو دیکھو مجھ سے مکھی مارنے کا مسئلہ پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے نواسۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو قتل کیا ہے اور پھر انہوں نے بیان کیا۔

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ : ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا (بخاری شریف، ج۱، ص۵۳۰)

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ دونوں دنیا کے میرے دو پھول ہیں۔

اسی سے ملتی جلتی روایت مشکوٰۃ شریف، ص۵۷۰ اور کنز العمال، ج۷، ص۱۱۰ پر بھی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ پیار و محبت کا یہ عالم تھا کہ۔

فَیَشُمُّھُمَا وَیَضُمُّھُمَا۔ (ترمذی، ج۲، ص۲۲۰)

یعنی ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان دونوں شہزادوں کو سونگھتے تھے اور اپنے سینہ مبارکہ سے چمٹایا کرتے تھے۔

**ہائے افسوس! صد افسوس!!** پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے آقا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گود میں لیتے ہوئے فرماتے کہ حسین میرے لئے دنیا کا پھول ہیں ان کی زبان کو چوستے جیسے کھجور چوسا جاتا ہے۔ اس زبان مبارک میں تیر پیوست کیا گیا۔ دندان مبارک ٹوٹ گئے۔ زبان چھلنی ہوگئی۔ کبھی ان کے رخسار انور اور کبھی پیشانی مبارکہ کا بوسہ پیار و محبت سے لیتے۔ اسی رخ تاباں اور نورانی جبین کو جو بوسہ گاہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تھی تیروں سے زخمی کیا گیا، ان کے گلوئے اقدس یعنی مبارک گلا جس کو اکثر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم چوما کرتے تھے۔ اس نورانی گلے پر خنجر چلا گیا ان کا جسم نور جو آقا کے لئے پھول تھا۔ جس کو بار بار سونگھتے اور فرماتے میرا پھول ہے۔ پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اس پھول کے ایک ایک پتے کو میدان کربلا میں یزید ناپاک نے توڑ کر مسل دیا ہو۔ اتنے بڑے سفاک و ظالم بدکردار و بدافعال عدو رسول اور قاتل نواسہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو رہتی دنیا تک عشاقان نبی اور غلامان حسین معاف نہیں کر سکتے اور ایسے بدشخص کے نام کے ساتھ امیر المؤمنین، رضی اللہ تعالیٰ اور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے القاب چسپاں کرنے والا مومن و مسلمان نہیں ہوسکتا۔ ایسا کام کوئی بے دین و منافق ہی کرسکتا ہے۔

## علی و فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت کا انعام و اکرام

اللہ کے نبی امت کے شفیع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

۱) مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ شَهِیْدًا

جو شخص آل رسول کی محبت پر فوت ہوا اس نے شہادت کی موت پائی۔

۲) اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ مَغْفُوْرًا لَّهٗ

آگاہ ہو جاؤ۔ جو شخص آل رسول کی محبت پر مرا اس شخص کے تمام گناہ بخش دیئے گئے

۳) اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ تَائِبًا

ہوشیار ہو جاؤ! جو شخص آل رسول کی محبت پر انتقال کرے وہ توبہ کر کے مرا۔

۴) اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ مُؤمِنًا مُّسْتَكْمِلَ الْاِيْمَانَ

آگاہ ہو جاؤ جس شخص نے آل رسول کی محبت پر انتقال کیا وہ کامل ایمان کے ساتھ فوت ہوا اور آگے فرمایا گیا ہے کہ

جو شخص آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یعنی علی و فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت پر فوت ہوا اس کی قبر میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس شخص کو ایسی عزت کے ساتھ جنت میں لے جایا جائیگا جیسے دولہن کو دولہا کے گھر بھیجا جاتا ہے اور اس کی قبر کو رحمت کے فرشتوں کے لئے زیارت گاہ بنا دیا جاتا ہے۔ ملخصاً

(تفسیر کبیر، ج ۷، ص ۳۹۰، برکات آل رسول، ص ۲۲۳)

**اے ایمان والو!** حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے نانا جان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور آپ کے والد حضرت علی اور آپ کی ماں حضرت فاطمۃ الزہرا اور آپ کے بھائی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور قیامت تک جتنے بھی آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہوں گے ان کی محبت کا صلہ و بدلہ کتنا بڑا اور بہتر ہے مگر اللہ تعالیٰ جس شخص سے راضی ہے اس خوش نصیب کو آل رسول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کی دولت عطا فرماتا ہے۔

عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔

**حدیث شریف:۔** ابن عساکر امیر المومنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا :

جو شخص میرے اہل بیت یعنی علی و فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں بروز قیامت اس کا صلہ اسے عطا فرماؤں گا۔

ایک دوسری روایت میں یوں ہے۔ جو شخص ان میں سے کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی کرے گا اس کا بدلہ دینا مجھ پر لازم ہے۔ جب وہ شخص بروز قیامت مجھ سے ملے۔ (ملخصاً)

حدیث شریف کو بیان فرما کر عاشق رسول مجدد اعظم پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے تحریر فرماتے ہیں۔

**اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔** قیامت کے دن وہ قیامت کا دن جو سخت ضرورت اور حاجت کا دن۔ اور ہم جیسے محتاج اور صلہ عطا فرمانے کو ہمارے پیارے رسول پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جیسا صاحب التاج۔ خدا جانے کیا کچھ دیں اور کیسا نہال فرما دیں، ایک نگاہ لطف ان کی جملہ مہمات دو جہاں کو بس ہے۔ بلکہ خود یہی صلہ کروروں سے اعلیٰ و انفس ہے۔

جس کی طرف کلمہ کریمہ اذا یقینی اشارہ فرماتا ہے، بلفظِ اِذَا تعبیر فرمانا بحمد اللہ بروز قیامت وعدۂ وصال و دیدار محبوب ذو الجلال کا مژدہ سناتا ہے۔

**مسلمانو !** اور کیا درکار ہے۔ دوڑو اور اس دولت وسعادت کو حاصل کرلو، وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ (فتاویٰ رضویہ شریف، ج ۴، ص ۴۸۹)

## افضل البشر بعد الانبیاء امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام ومرتبہ

ایک دن کی بات ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لا رہے تھے اور آپ کا بچپن ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو اپنی گود میں اٹھالیا اور ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لِقَرَبَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ

یعنی خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ مجھ کو اپنے رشتہ داروں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اقرباء (یعنی گھر والے) زیادہ پسند ہیں۔

(بخاری شریف، الشرف المؤید، ص ۸۷)

اور ایک روایت میں ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، مجھے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ (الشرف المؤید، ص ۸۷)

**اے ایمان والو!** یزید ناپاک اور اس کے ماننے والے اگر آل رسول اور نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قدر و منزلت کو نہ جانیں تو اس سے ان کی شان میں کچھ فرق نہیں آتا۔

**ہاں!** وہ لوگ جو قدر و منزلت والے ہیں، جیسے کہ افضل البشر بعد الانبیاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو تمام صحابہ کے امام و مقتدا ہیں اور صبح قیامت تک اب کوئی شخص ان کے مقام و مرتبہ تک نہیں پہونچ سکتا ہے۔

وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور نواسۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گود میں لیکر فرماتے ہیں کہ میری اولاد سے بہت زیادہ بلند و بالا مقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آل و اولاد کا ہے۔

بے اجازت جن کے گھر جبرئیل بھی آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہل بیت

بے ادب گستاخ فرقہ کو سنادے اے حسن
یوں بیان کرتے ہیں سنی داستان اہل بیت

(استاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی)

اور سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

## امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نظر میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام ومرتبہ

مشہور محدث حضرت حافظ بن حجر عسقلانی تحریر فرماتے ہیں کہ شہزادۂ رسول حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس وقت گیا جب وہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ میں منبر پر چڑھ گیا اور ان سے کہا:

اِنْزِلْ عَنْ مِنبَرِ اَبِیْ وَاذْھَبْ اِلٰی مِنبَرِ اَبِیکَ

یعنی میرے باپ کے منبر سے اتر جاؤ اور اپنے باپ کے منبر پر جاؤ۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لَمْ یَکُنْ لِاَبِیْ مِنبَرٌ

میرے باپ کا منبر نہیں تھا اور مجھے گود میں اٹھالیا اور اپنے پاس بٹھالیا اور میں اپنے پاس پڑی ہوئی کنکریوں سے کھیلتا رہا۔ جب آپ خطبہ دے کر منبر سے اترے تو مجھے اپنے ساتھ گھر لے گئے اور مجھ سے فرمایا کتنا اچھا ہوا گر آپ کبھی کبھی میرے گھر تشریف لاتے رہیں۔ (الشرف المؤید، ص ۹۴)

**اے ایمان والو!** حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بڑے پیارے صحابی اور خلیفہ ہیں۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے فرمایا: عمر فاروق سے شیطان بھاگتا ہے۔ اور فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر فاروق نبی ہوتے۔ حضرت عمر فاروق کی رائے کی تائید میں بہت سی آیتیں نازل ہوئیں۔
ایسے عظیم المرتبت، عدل وانصاف کی مملکت کے تاجدار، امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں آلِ رسول نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی عزت اور قدر ومنزلت ہے۔ جیسا کہ بیان ہوا۔

اب اگر یزید ناپاک اور اس کے ماننے والے منافقین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت وبزرگی کو نہ مانیں تو اس سے انکے بلند وبالا مقام پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

اللہ ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں ان کا جو مقام ومرتبہ ہے۔ قرآن وحدیث سے ظاہر اور ثابت ہے اور صحابہ کرام سے لیکر آج تک تمام ایمان والے ان کی فضیلت وبزرگی کو پہچانتے ہیں اور صبح قیامت تک ان کی محبت والفت کا دم بھرتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

## آل رسول سے محبت اور ان کی خدمت امیر المومنین بھی کرتے ہیں

ابوالفرج اصفہانی متعدد لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ جو بیٹے ہیں حضرت حسن کے، جو بیٹے ہیں حضرت امام حسن مجتبےٰ کے جو بیٹے ہیں حضرت مولیٰ علی کے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں اونچی جگہ پر بٹھایا اور ان کی ضرورتیں پوری کیں پھر ان کے ہاتھ پیر دبائے اور ان کی خدمت کی۔

خدمت کرنے کے بعد آپ نے آل رسول حضرت عبداللہ بن حسن سے درخواست کیا کہ شفاعت کرنے کے لئے مجھے اور میری اس خدمت ومحبت کو یاد رکھنا۔
جب نبی کے بیٹے تشریف لے گئے تو ان کی قوم کے کچھ لوگوں نے انہیں ملامت کیا۔ برا بھلا کہا کہ آپ امیر المومنین ہیں۔ اور آپ نے ایک نوعمر بچے کے ہاتھ اور پیر کو دبایا۔

اسی طرح اس بچے کی خدمت کی اور ایسا سلوک کیا۔

توامیر المومنین حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھ سے معتبر شخص نے بیان کیا ہے جیسے میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زبان مبارک سے سن رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری لخت جگر ہیں اور فاطمہ کی خوشی کا سبب میری خوشی کا باعث ہے اور میں جانتا ہوں کہ اگر حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف فرما ہوتیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھتیں تو میں نے جو کچھ خدمت ومحبت ان کے بیٹے کے ساتھ کیا ہے اس سے وہ خوش ہوتیں۔

لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے ایک سید کے ہاتھ پیر اور جسم کو دبا کر جوان کی خدمت کی ہے اور جو کچھ آپ نے ان سے کہا ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

**اے لوگو سنو!** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے خاندان کا ہر فرد (یعنی ہر سید، ہر آل رسول، قیامت کے دن) گنہگار امت کی شفاعت کرے گا۔

مجھے امید ہے کہ مجھے بھی ان کی شفاعت حاصل ہوگی۔ ملخصاً (برکات آل رسول، ص ۲۶۰۔۲۶۱)

**اے ایمان والو!** حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ خلیفہ برحق ہیں جن کی خلافت کو خلافت راشدہ کہا جاتا ہے۔ آپ بہت ہی نیک وصالح اور متقی پرہیزگار اور عاشق رسول تھے۔ آپ کے دور خلافت میں شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پیتے تھے۔ آپ نے عدل وانصاف، خدا ترسی وسنت پر عمل اور عشق رسول وخاندان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا جو ثبوت پیش کیا ہے وہ رہتی دنیا کے لئے مینارۂ نور اور چراغ ہدایت ہے۔

جب ایسی بزرگی اور عظمت وسنت کے مالک امیر المومنین حضرت عمر بن عبد العزیز

رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیارے نبی کے خاندان کے ایک نوعمر بچے کے ساتھ محبت والفت کا یہ عالم ہے کہ آپ ان کے ہاتھ پیر دباتے ہیں اوران کی خدمت کرتے ہیں اوران سے عرض کرتے ہیں کہ قیامت کے میدان میں میری محبت اور خدمت کا بھرم رکھ لینا اور میری شفاعت کرنا۔

جب خاندان رسول کے ایک چھوٹے سے بچے کے ساتھ وقت کے جلیل القدر خلیفہ کی خدمت ومحبت کا یہ حال ہے اگر وہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاک صحبت کو پاتے تو خدمت ومحبت کا کیا عالم ہوتا۔

**اے ایمان والو!** حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا صلہ جنت ہے اوامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دشمنی کا بدلہ جہنم ہے۔ ہمارے آقا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اہلبیت (آل رسول) یعنی حضرت علی وفاطمہ اور امام حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت والفت پر جو شخص فوت ہوا وہ جنتی ہے (اوپر حدیث شریف بیان کی جا چکی ہے) اور جو شخص ان کے بغض وعداوت پر مرا وہ دوزخ کا حقدار اور جہنمی ہے۔ حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے۔

۱) **حدیث شریف:۔** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ اَنَّ رَجُلاً صَعِدَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَصَلّٰى وَصَامَ ثُمَّ مَاتَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِاَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ دَخَلَ النَّارَ (طبرانی) (بحوالہ الشرف المؤید، ص ۹۲)

یعنی اگر کوئی شخص رکن اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان چلا جائے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے پھر وہ شخص مر جائے اس حال میں کہ وہ شخص اہل بیت یعنی علی وفاطمہ اور حسن وحسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے بغض ودشمنی رکھتا ہے تو وہ شخص جہنم میں جائے گا۔

۲) **حدیث شریف:۔** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: خوب غور سے سن لو! جو شخص آل رسول کے بغض پر مراوہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید۔

۳) **حدیث شریف:۔** **خبردار!** جو شخص آل رسول (ﷺ) کی دشمنی پر مراوہ شخص کافر مرا۔

۴) **حدیث شریف:۔** **کان کھول کر سن لو!** جو شخص آل رسول کے بغض وعداوت پر مراوہ جنت کی خوشبو سے محروم ہوگا۔ (تفسیر کبیر، ج ۷، ص ۳۹۰، برکات آل رسول، ص ۲۲۴)

## اہل بیت اور آل رسول کون لوگ ہیں

عالم ربانی امام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔

خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا، حضرت مولیٰ علی شیر خدا۔ حضرت امام حسن، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کی اولاد جو قیامت تک ہوگی۔ اہل بیت ہیں اور اہل بیت ہی آل رسول ہیں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اور بعض نے کہا کہ وہ آپ کی امت ہے جو ایمان لائی اور یہ نقل تواتر سے ثابت ہے۔ (تفسیر کبیر، ج ۷، ص ۳۹۰، برکات آل رسول، ص ۲۲۴)

**اے ایمان والو!** ان احادیث کی روشنی میں یزید ناپاک اور اس کے ہمنواؤں کا کیا حشر ہوگا جن کا کلمہ پڑھا انہیں کے نواسہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عداوت ودشمنی کی جو مثال قائم کی ہے تاریخ میں ایسی بدترین مثال نہیں ملتی اور نہ ملے گی، فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ یزید ناپاک جنتی ہے یا جہنمی؟ اگر آپ کے سینہ میں ذرہ برابر بھی ایمان کی رمق باقی ہے تو آپ کا ایمان آپ کو یہ کہنے پر مجبور کردے گا کہ یزید ناپاک جہنمی اور اس کے طرفدار بھی جہنمی ہیں اور آل پاک مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) میرے آقا حضرت امام حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں اور آپ سے

الفت ومحبت رکھنے والے بھی جنتی ہیں۔

سچ فرمایا: استاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی نے

باغ جنت کے ہیں بہر مدح خوان اہل بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنان اہل بیت

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بیباکیاں
لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ دشمنان اہل بیت

بے ادب گستاخ فرقہ کو سنا دے اے حسن
یوں بیان کرتے ہیں سنی داستان اہلبیت

## حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عادل ہیں

عاشق مدینہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں جولوگ کہتے ہیں کہ یزید امیر المومنین تھے اور امیر کی اتباع و پیروی لازم ہوتی ہے اور امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے امیر المومنین یزید کی بیعت سے انکار کیا اور بغاوت کر کے گناہ کیا (معاذ اللہ تعالیٰ)

ان جاہل، بے دین یزید یوں میں کچھ بھی علم نہیں کہ اس امیر کی اتباع و پیروی لازم ہوتی ہے جو نیک وصالح اور ایماندار ہو اور یزید پلید وہ شخص ہے جس کو تمام بزرگوں نے بالاتفاق گندہ، کمینہ، شرابی، زانی اور ناپاک کہا اور بعض بزرگوں نے کافر بھی لکھا ہے ایسے شخص کو شہزادۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المومنین کیسے تسلیم کر لیتے۔ اس لئے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فرض تھا کہ یزید ناپاک کی بیعت سے انکار فرما کر دین اسلام کی حفاظت کے لئے اپنی قربانی دیں (ملخصاً) (تکمیل الایمان، ص ۹۷)

اور اسی طرح حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی لکھا ہے۔ (شرح عقائد، ص ۱۱۰)

حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے:۔

جلیل القدر محدث حضرت علامہ علی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ بعض جاہل جو کہتے ہیں کہ امام حسین نے یزید سے بغاوت کی تو یہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک باطل ہے اور اس طرح کی بولی خارجیوں، یزیدیوں کی گڑھی ہوئی خرافات ہے جو اہلسنت و جماعت سے خارج ہیں۔ (شرح فقہ اکبر، ص ۸۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ الصِّبْيَانِ قَالُوْا وَمَا اِمَارَةُ الصِّبْيَانِ، قَالَ اِنْ اَطِعْتُمُوْهُمْ هَلَكْتُمْ اَىْ فِىْ دِيْنِكُمْ وَاِنْ عَصَيْتُمُوْهُمْ اَهْلَكُوْكُمْ اَىْ فِىْ دُنْيَاكُمْ بِاِزْهَاقِ النَّفْسِ اَوْبِاِذْهَابِ الْمَالِ اَوْبِهِمَا (فتح الباری، ج ۱۳، ص ۸)

میں لڑکوں کی امارت (حکومت) سے پناہ مانگتا ہوں، صحابہ نے عرض کیا لڑکوں کی امارت کیسی ہوگی؟ فرمایا اگر تم ان کی اطاعت کروگے تو (دین کے معاملے میں) ہلاک ہو جاؤ گے اور اگر تم ان کی نافرمانی کروگے تو وہ تمہیں (تمہاری دنیا کے بارے میں) جان لے کر یا مال لیکر یا دونوں لے کر ہلاک کر دیں گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے فرمایا:

يَكُوْنُ خَلْفٌ مِّنْ بَعْدِ سِتِّيْنَ سَنَةً اَضَاعُوْا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يُلْقُوْنَ غَيًّا (البدایہ والنہایہ، ج ۸، ص ۲۳۰)

وہ ناخلف ساٹھ ہجری کے بعد ہوں گے جو نمازوں کو ضائع کریں گے اور شہوات کی پیروی کریں گے تو وہ عنقریب غی (جہنم کی ایک خطرناک وادی) میں ڈالے جائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ سَنَةِ سِتِّيْنَ وَمِنْ اِمَارَةِ الصِّبْيَانِ

ساٹھ ہجری کے سال اور لڑکوں کی امارت و حکومت سے اللہ کی پناہ مانگو۔

(البدایہ والنہایہ، ج ۸،ص

۲۳۱)

**اے ایمان والو!** ان احادیث سے واضح طور پر ثابت ہوگیا کہ ان بدعقل اور ظالم لڑکوں کی حکومت وامارت سنہ ۶۰ھ سے شروع ہوگی اور یزید ناپاک سنہ ۶۰ھ ہی میں تخت نشین ہوا اور ان آوارہ لڑکوں کی حکومت وامارت کا یہ عالم ہوگا کہ جو شخص ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرے گا اس کا دین تباہ وبرباد ہوجائے گا اور جو شخص ان کی اطاعت نہیں کرے گا تو اس کے جان ومال کی تباہی ہوگی۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

اے کعب بن عجرہ! میں تجھ کو بے عقلوں کی حکومت سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم) وہ بے عقلوں کی حکومت کیا ہے؟ فرمایا عنقریب ایسے ایسے امراء ہوں گے کہ بات کریں گے تو جھوٹ بولیں گے اور عمل کریں گے تو ظلم کریں گے۔

**فَمَنْ جَآءَ هُمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّى اِلىٰ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ.......** (کنز العمال، ج ۵،ص ۴۷۷)

پس جو ان کے پاس آکر ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے گا تو وہ شخص مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں۔

(اور پھر یہ فرمایا) اور نہ وہ شخص کل (قیامت کے دن) میرے حوض کوثر پر آسکے گا۔

**اے ایمان والو!** حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث شریف سے صاف طور پر ثابت ہوگیا کہ ظالم اور جھوٹے امیر وحاکم کی اطاعت وپیروی کرنے سے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

اور یزید ناپاک کی بدکرداریاں اور اس کا جھوٹ وظلم ظاہر ہو چکا تھا جس کی وجہ سے شہزادۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے اس کی بیعت واطاعت سے انکار فرض تھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ یزید ناپاک کی بیعت سے انکار کا نتیجہ آسان نہ ہوگا اور اس انکار کے نتیجے میں عدل وانصاف کے بادشاہ نے گھر، کنبہ، احباب سب کو قربان کیا اور خود بھی قربان ہو گئے لیکن امت کا سودا نہیں کیا بلکہ یزید ناپاک کی خباثت وپلیدی سے امت کو بچالیا اور عدل وانصاف کا پرچم بلند فرمایا اور ثابت کردیا کہ یزید ناپاک وظالم ہے امیر المومنین نہیں ہے۔

کتب احادیث میں سب سے مستند کتاب صحیح بخاری شریف میں ایک باب ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ هِلَاكُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَىْ اُغَيْلِمَةٍ سُفَهَآءَ

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا قول کہ میری امت کی ہلاکت بے عقل (آوارہ) لڑکوں کے ہاتھ سے ہوگی۔

اور اسی باب میں یہ حدیث ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے رسول پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى اَيْدِىْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً

کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند (آوارہ) لڑکوں کے ہاتھوں سے ہوگی

تو یہ (سن کر) مروان نے کہا ان لڑکوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتَ اَنْ اَقُوْلَ بَنِيْ فُلَانٍ وَّبَنِيْ فُلَانٍ فَفَعَلْتُ

تو ابوہریرہ نے فرمایا اگر میں چاہوں تو بتادوں کہ فلاں ابن فلاں اور فلاں ابن

فلاں ہیں۔ (بخاری شریف، ج ۲، ص ۱۰۴۶)

اسی حدیث بخاری کی شرح میں جلیل القدر محدث علامہ حافظ امام ابن حجر عسقلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

**ترجمہ حدیث:۔** میں کہتا ہوں کہ صبی اور غلیم (لڑکا) کا لفظ تصغیر کے ساتھ اس پر بھی بولا جاتا ہے جو عقل وتدبیر اور دین میں کمزور اور ضعیف ہو۔ اگر چہ وہ جوان ہو اور یہاں یہی مراد ہے۔ کیونکہ خلفاء بنوامیہ میں کوئی ایسا نہ تھا جو عمر کے لحاظ سے نابالغ ہوتا۔

(شرح بخاری، فتح الباری، ج ۱۳، ص ۷)

## یزید ناپاک کے حامیوں سے سوال

قریش کے وہ چند لڑکے جنہوں نے امت کے اتفاق واتحاد کا شیرازہ بکھیر دیا اور امت کی ہلاکت و بربادی کا سبب بنے وہ آوارہ لڑکے کون تھے؟ (جن کی حکومت تھی) اگر معلوم نہیں ہے تو یزید کی طرفداری سے توبہ کرلو اور غیب کی خبر بتانے والے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان ملاحظہ ہو۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

لَایَزَالُ اَمْرُ اُمَّتِیْ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَوَّلُ مَنْ یَّثْلُمُہٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ

میری امت کا امر (حکومت) عدل کے ساتھ قائم رہے گا یہاں تک کہ پہلا شخص جو اسے تباہ کرے گا وہ بنی امیہ میں سے ہوگا جس کو یزید کہا جائے گا (یعنی اس کا نام یزید ہوگا) (البدایہ والنہایہ، ج ۸، ص ۲۳۱، الصواعق المحرقہ، ص ۲۱۹)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سنا۔

يَقُوْلُ مَنْ يُبَدِّلُ سُنَّتِیْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّةَ يُقَالُ يَزِيْدُ

فرماتے ہیں کہ پہلا وہ شخص جو میری سنت کو بدلے گا وہ نبی امیہ میں سے ہوگا جس کو یزید کہا جائے گا (یعنی اس کا نام یزید ہوگا) (الصواعق المحرقہ، ص۲۱۹)

مشہور محدث حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی ابن ابی شیبہ کی روایت نقل فرماتے ہیں۔

کہ مشہور صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار میں چلتے ہوئے یعنی (اللہ تعالیٰ کی بارگارہ میں یہ) عرض کیا کرتے تھے کہ

اَللّٰهُمَّ لاَ تُدْرِكْنِیْ سَنَةَ سِتِّيْنَ وَلاَ اَمَارَةَ الصِّبْيَانِ

اے اللہ مجھے ساٹھ (ہجری) کا سال اور (آوارہ) لڑکوں کی امارت وحکومت نہ دے یعنی اس سے پہلے مجھے موت دیدے۔ (فتح الباری، ج۱۳، ص۸)

علامہ ابن حجر مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ ۶۰ھ میں آوارہ لڑکوں کی حکومت سے پناہ مانگنے کا حکم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دیا تھا۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا اسی لئے وہ دعا کیا کرتے تھے کہ

یا اللہ! میں ۶۰ھ کی ابتداء اور (آوارہ) لڑکوں کی حکومت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاء قبول فرمائی اور ان کو ۵۹ھ میں موت دیدی اور ۶۰ھ میں امیر معاویہ کا وصال ہوا اور یزید کی حکومت ہوئی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانتے تھے کہ ۶۰ھ میں یزید کی حکومت ہوگی اور یزید کے ناپسندیدہ حالات کو صادق ومصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بتانے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانتے تھے۔ اسی وجہ سے انہوں نے اس سال سے اللہ کی پناہ طلب کی (الصواعق المحرقہ، ص۲۱۹)

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

حدیث سے ظاہر ہے کہ ان لڑکوں میں پہلا لڑکا ساٹھ ہجری میں ہوگا۔ چنانچہ وہی ہوا

کیونکہ یزید بن معاویہ ساٹھ ہجری ہی میں خلیفہ بنا اور چونسٹھ ہجری تک باقی رہا پھر مر گیا۔

(فتح الباری، ج ۱۳، ص ۸)

یہی امام دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ کہ ان (آوارہ) لڑکوں میں پہلا یزید ہے کیونکہ یزید (اپنی حکومت میں) اکثر حالات میں بزرگوں کو بڑے بڑے شہروں کی حکومت سے ہٹا کر ان کی جگہ اپنے رشتہ داروں میں سے نوعمر لڑکوں کو (عہدوں) پر مقرر کرتا تھا۔

(فتح الباری، ج ۱۳ ص ۸)

علامہ بدرالدین عینی اور علامہ کرمانی نے بھی عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۱۸۰ و حاشیہ بخاری شریف میں اسی طرح نقل کیا ہے ان (آوارہ) لڑکوں میں سے پہلا یزید ہے۔

اور امام علامہ علی قاری نے مرقاۃ اور شرح شفا، ج ۱، ص ۶۹۴ میں اسی طرح فرمایا ہے کہ حدیث شریف میں جو (آوارہ) لڑکوں کی حکومت فرمایا گیا ہے اس سے مراد یزید بن معاویہ ہے جس نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرایا اور مدینہ منورہ کی حرمت کو پامال کیا اور اپنے لشکر کے واسطے مدینہ منورہ کی پاکباز عورتوں کے ساتھ زنا، تین دن کے لئے جائز کر دیا۔

عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لڑکوں کو ان کے ناموں اور ان کی شکل و صورت کو پہچانتے تھے مگر ڈر اور فساد کی وجہ سے ان کا نام ظاہر نہیں کرتے تھے اور مراد یزید بن معاویہ اور ابن زیاد اور دوسرے نوجوان ہیں۔

اور پھر ایک جگہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف میں ظالم حجاج بن یوسف ہوا جس نے

ایک لاکھ بیس ہزار مسلمانوں کو قید کر کے قتل کیا۔ اور بنی حنیفہ میں مسیلمہ کذاب ہوا جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور بنی امیہ میں یزید اور ابن زیاد جیسے ظالم ہوئے جنہوں نے نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا اور ابن زیاد نے جو کچھ بھی کیا یزید کے حکم اور اس کی رضا سے کیا۔ (اشعۃ اللمعات، ج۲،ص۶۲۳)

غوث الاغواث، فرد الافراد، قطب الاقطاب شیخ عبدالقادر جیلانی ثم بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس بزرگ امام کے مقلد ہیں وہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید ناپاک کو کافر کہتے ہیں اور اس پر لعنت بھیجنا جائز سمجھتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے صاحبزادے حضرت صالح نے یزید ناپاک سے دوستی رکھنے یا اس پر لعنت کرنے کے بارے میں پوچھا تو امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

**يَا بُنَيَّ وَهَلْ يَتَوَلّٰى يَزِيْدَ اَحَدٌ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَلِمَ لَا اَلْعَنَ**

**اے میرے بیٹے**۔ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا ایسا ہوگا جو یزید سے دوستی رکھے اور میں اس پر کیوں نہ لعنت کروں۔ (الصواعق المحرقہ، ص۲۲۰)

اور آگے وجہ بھی لکھی ہے جس کا جی چاہے کتاب کا مطالعہ کر لے۔

**اے ایمان والو!** میرے پیر، پیران پیر حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے امام حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول سے ظاہر ہو گیا کہ کوئی مومن یزید سے دوستی نہیں رکھے گا بلکہ اس خبیث، پلید یزید ناپاک پر لعنت بھیجے گا۔

حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام ابن ہمام کا قول نقل فرماتے ہیں کہ امام ابن ہمام نے فرمایا بعض نے یزید ناپاک کو کافر کہا۔ اس لئے کہ اس سے ایسی باتیں ظاہر ہوئیں جو یزید کے کفر پر دلالت کرتی ہیں۔ مثلاً شراب کو حلال کرنا اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کے قتل کے بعد یہ کہنا کہ میں نے (ان سے)

بدلہ لیا ہے اپنے بزرگوں اور سرداروں کے قتل کا جوانہوں نے (میدان) بدر میں کئے تھے۔ یا ایسی ہی اور باتیں شاید اسی وجہ سے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کو کافر کہتے ہیں کہ ان کے نزدیک اس کی اس بات کی نقل ثابت ہوگی۔ (شرح فقہ اکبر، ص ۸۸)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں۔

یزید ناپاک گمراہ اور گمراہ گر تھا اور گمراہی کی طرف بلانے والا شام میں یزید تھا اور عراق میں مختار تھا۔ (حجۃ اللہ البالغہ، ج ۲، ص ۵۰۷)

**اے ایمان والو!** ہمارے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ارشادات اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اقوال اور ائمۂ کرام ومحدثین عظام کے فرمودات جو کتابوں میں موجود ہیں اس سے ثابت ہو گیا کہ یزید ناپاک سنت کو بدلنے والا بے عقل، جھوٹا، ظالم تھا۔ مزید اطمینان ویقین کے لئے حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت امام بخاری نے صحیح بخاری، ج ۲، ص ۱۰۴۶، اور حضرت امام حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے البدایہ والنہایہ، جلد ۸، ص ۲۳۱ پر اور حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتح الباری، جلد ۱۳، ص ۷ پر اور علامہ امام ابن حجر ہیتمی مکی نے الصواعق المحر قہ، ص ۲۱۹ پر اور علامہ علی متقی نے کنز العمال، ج ۶، ص ۴۵ پر۔ اور علامہ بدرالدین عینی اور علامہ کرمانی علیہما الرحمہ نے عمدۃ القاری شرح بخاری، ص ۸۰ پر۔ حضرت امام علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ اور شرح شفا شریف، ج ۱، ص ۶۹۴ اور شرح فقہ اکبر، ص ۸۸ پر، علامہ علی ابن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سراج منیر، شرح جامع صغیر، ج ۳، ص ۲۹۶ پر علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح عقائد، ص ۱۰۲ پر اور حضرت علامہ شیخ محمد بن علی الصبان نے اسعاف الراغبین، ص ۲۱۰

پر امام احمد قسطلانی شارح صحیح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الساوی، ج ۵، ص ۱۰۱ پر اور علامہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تاریخ الخلفاء، ص ۸۰ پر اور صاحب روحانیت بزرگ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مثنوی شریف میں اور شافعیوں کے بزرگ امام وفقیہ حضرت علامہ الکیاء الہراسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حیوۃ الحیوان، ج ۲، ص ۲۲۵ پر۔ عاشق مدینہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تکمیل الایمان، ص ۹۷ اور اشعۃ اللمعات، ج ۲، ص ۶۲۳ پر اور امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات شریف، ص ۵۴ پر اور مولانا عبدالحی لکھنوی، مجموع الفتاویٰ، ج ۳، ص ۸ پر اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سر الشہادتین، ص ۱۲، اور فتاویٰ عزیزیہ، ج ۱، ص ۲۵۲ پر۔ اور حضرت بوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی لکھی ہوئی مثنوی ص ۶ پر اور خاتم المحققین مفتی بغداد علامہ ابوالفضل شہاب الدین آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر روح المعانی، ج ۲۶، ص ۶۶ پر اور حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تفسیر مظہری، ج ۵، ص ۲۱ پر اور علامہ امام یوسف بن اسماعیل نبہانی اشرف المؤید ص ۴۹ پر اور علامہ ابن خلدون مقدمہ ابن خلدوں ص ۱۸۰ پر لکھا کہ یزید ناپاک، فاسق وفاجر اور شرابی وظالم تھا۔

**اے ایمان والے بھائیو!** بزرگوں کے اقوال وبیانات سے اچھی طرح واضح اور ثابت ہو گیا کہ یزید کیسا تھا اور اس نے کیسے کیسے ظلم وگناہ کئے ہیں اس کے بعد بھی کوئی بدعقیدہ شخص یزید ناپاک کو امیر المومنین کہتا ہے اور اس کی تعریف وتوصیف کرتا ہے تو وہ ظالم اور جھوٹا ہے اور اس کا حشر بھی یزید ناپاک کے ساتھ ہی ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اب آخر میں ہم امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر پیش کرتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ یزید پلید باجماع اہلسنت فاسق وفاجر اور گناہ کبیرہ کا مرتکب تھا۔ اس پر ائمہ اہلسنت کا اتفاق ہے۔ صرف اس کی تکفیر ولعن میں اختلاف ہے فرمایا:

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے متبعین وموافقین اسے کافر کہتے ہیں۔ شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہوکر زمین میں فساد پھیلایا۔ حرمین طیبین اور خود کعبہ معظّمہ اور روضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں۔ مسجد کریم میں گھوڑے باندھے ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے۔ تین دن تک مسجد نبوی شریف میں اذان ونماز نہیں ہونے دی۔ مکہ ومدینہ وحجاز میں ہزاروں صحابہ وتابعین کو بے گناہ شہید کیا۔ کعبہ معظّمہ پر پتھر برسائے۔ اور غلاف کعبہ کو پھاڑا اور جلایا۔ مدینہ منورہ کی پاک دامن پارسائیں یعنی عورتوں کو تین دن اور تین راتیں اپنے خبیث لشکر پر حلال کردیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جگر کے ٹکڑے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین دن بھوکا، پیاسا رکھ کر مع ساتھیوں کے تیغ ظلم سے ذبح کیا۔

اور پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے گود کے پالے ہوئے تن نازنین پر شہادت کے بعد گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام ہڈیاں چور چور ہوگئیں۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سرانور جو محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا۔ کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا اور جگہ جگہ پھرایا۔ حرم محترم مخدرات مکشوئے رسالت یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بیٹیوں کو قید کیا گیا اور بے ادبی کے ساتھ اس خبیث، یزید ناپاک کے دربار میں لایا گیا۔ اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین میں فساد کیا ہوگا۔ ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق وفجور نہ جانے۔ قرآن کریم میں صراحۃً اس پر لعنھم اللہ فرمایا۔ لہٰذا امام احمد بن حنبل اور ان کے موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں اور ہمارے

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ لعن و تکفیر سے احتیاطاً سکوت کرتے ہیں کہ اس سے فسق و فجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں مگر اس کے فسق و فجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات مذہب اہلسنت کے خلاف ہے۔ اور ضلال و بد مذہبی صاف ہے۔ ملخصاً

(فتاویٰ رضویہ شریف، ج ٦ ص ١٠٧۔١٠٨)

**اے ایمان والو!** یزید ناپاک کے متعلق مخالف اہلسنت کے گروہ کے علماء کے اقوال و بیانات بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔

دیوبندی اور تبلیغی جماعت کے بڑے مولانا مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ یزید فاسق تھا اور فاسق کی ولایت مختلف فیہ ہے۔ (امداد الفتاویٰ، ج ٥ ص ٥١)

اور دیوبندیوں کے پیرومرشد مولوی رشید احمد گنگوہی تحریر کرتے ہیں۔

کہ بعض ائمہ نے جو یزید کی نسبت کفر سے کف لسان کیا ہے وہ احتیاط ہے کیوں کہ قتل حسین کو حلال جاننا کفر ہے مگر یہ امر کہ یزید قتل کو حلال جانتا تھا محقق نہیں لہذا کافر کہنے سے احتیاط رکھے مگر (یزید) فاسق بے شک تھا۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ج ١ ص ٧)

دیوبندی جماعت کے مستند مولانا مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں

بعض کے نزدیک یزید کافر ہوگیا اور بعض کے نزدیک اس کا کفر متحقق نہ ہوا بلکہ اس کا پہلا اسلام فسق کے ساتھ مخلوط ہوگیا۔

اگر امام حسین نے اس کو کافر سمجھا تو اس پر خروج کرنے میں کیا غلطی کی؟ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو یہی بات پسند آئی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام، ج ١ ص ٢٥٨)

دیوبندی جماعت کے ایک بڑے مولوی صاحب، مولوی محمد طیب، سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں۔

بہر حال یزید کے فسق وفجور پر جبکہ صحابہ کرام سب کے سب ہی متفق ہیں خواہ مبائعین ہوں یا مخالفین ۔ پھر ائمہ مجتہدین بھی متفق ہیں اور ان کے بعد کے علمائے راسخین ، محدثین ، فقہاء مثل علامہ قسطلانی ، علامہ بدرالدین عینی ، علامہ ہیثمی ۔ علامہ ابن جوزی علامہ سعدالدین تفتازانی محقق ابن ہمام ، حافظ ابن کثیر ۔ علامہ الکیاء الہراسی جیسے محققین یزید کے فسق پر علمائے سلف کا اتفاق نقل کررہے ہیں اور خود بھی اسی کے قائل ہیں تو اس سے زیادہ یزید کے فسق (یعنی گندہ و ناپاک) کے متفق ہونے کی شہادت اور کیا ہوسکتی ہے؟ (شہید کربلا اور یزید، ص ۱۵۹)

غیر مقلدوں کے امام یعنی اہل حدیث کہلانے والوں کے پیشوا نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی کہتے ہیں۔

مقریزی نے خط میں ذکر کیا ہے کہ جب حسین مارے گئے آسمان رویا اور زہری نے کہا کہ ہم کو یہ بات پہونچی ہے کہ جس دن قتل حسین ہوا کوئی پتھر بیت المقدس میں کا نہیں اٹھایا گیا لیکن اس کے نیچے سے تازہ سرخ خون نکلا اور دنیا میں تین دن تک تاریکی رہی اور لکھتے ہیں کہ زہری نے کہا کہ قاتلان حسین میں سے کوئی شخص نہیں بچا لیکن آخرت سے پہلے دنیا ہی میں سزا پایا تو مارا گیا یا روسیاہ ہوگیا۔ (تشریف البشر بذکر الائمۃ الاثنی عشر ص ۲۹)

جماعت اسلامی کے بانی وامیر ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں۔

کہ یزید کے دور میں تین ایسے واقعات ہوئے جنہوں نے پوری دنیائے اسلام کو لرزہ براندام کردیا۔

پہلا واقعہ سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ ہے۔ مودودی صاحب حافظ ابن کثیر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

قتل حسین پر یزید نے ابن زیاد کو نہ کوئی سزا دی نہ اسے معزول کیا نہ اسے ملامت ہی کا کوئی خط لکھا۔ یزید میں اگر انسانی شرافت کی بھی کوئی رمق ہوتی تو وہ سوچتا کہ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کے پورے خاندان پر کیا احسان کیا تھا اور اس کی حکومت نے ان کے نواسے کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ (اسی طرح جماعت اسلامی کے امیر مودودی صاحب نے قدرے تفصیل کے ساتھ یزید کے ظلم وستم کو بیان کیا ہے اور یزید کو ظالم اور غدار ثابت کیا ہے ) (امام پاک اور یزید پلید، ص ۱۱۵)

آج کل کچھ دیوبندی اور غیر مقلدین یزید ناپاک کو نیک وصالح اور جنتی کہتے اور لکھتے ہیں جب کہ ان کے بزرگوں نے بھی یزید کو فاسق وفاجر اور ظالم لکھا ہے جیسا کہ اوپر گزرا۔

## حدیث قسطنطنیہ اور یزید ناپاک

یزید ناپاک کی حمایت ووفاداری میں جو لوگ بخاری شریف کی حدیث سے یزید پلید کا جنتی ہونا ثابت کرنا چاہتے ہیں محض باطل اور جھوٹ ہے۔ الامان والحفیظ۔

حدیث شریف:۔ اَوَّلُ جَیْشٍ مِنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ مَدِیْنَةَ قَیْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّھُمْ

(بخاری شریف، ج ۱، ص ۴۱۰)

میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر میں جنگ کرے گا وہ بخشا ہوا ہے۔

صحیح بخاری کی اس حدیث میں مطلقاً نہیں فرمایا گیا کہ جتنے لوگ بھی قیصر کے شہر میں غزوہ کریں گے ان سب کے لئے بخشش ہے۔ بلکہ ہمارے پیارے رسول غیب داں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے علم میں تھا کہ میرے اہل بیت کا دشمن اور میرے بیٹے امام حسین کا قاتل یزید ناپاک۔ پہلا لشکر جو قیصر کے شہر قسطنطنیہ پر حملہ کرے گا اس پہلے لشکر میں شامل نہیں ہوگا اس لئے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مغفرت وبخشش کا انعام

ان کے لئے رکھا جو اَوَّلُ جَیْشٍ مِنْ اُمَّتِیْ فرما کر پہلے لشکر میں جو لوگ شریک ہوں گے ان کے لئے خاص فرما دیا اور اس پہلے لشکر میں یزید شریک ہی نہیں تھا۔

ملاحظہ فرمایئے۔ علامہ ابن اثیر فرماتے ہیں۔

اور اسی سال ۴۹ھ میں اور کہا گیا ہے کہ ۵۰ھ میں حضرت معاویہ نے ایک لشکر جرار بلاد روم کی طرف بھیجا اور اس پر حضرت سفیان بن عوف کو امیر بنایا اور اپنے بیٹے یزید کو ان کے ساتھ غزوہ میں شریک ہونے کا حکم دیا تو یزید بیٹھا رہا اور حیلے بہانے شروع کئے تو امیر معاویہ اس کے بھیجنے سے رُک گئے۔ (ابن اثیر، ج ۳، ص ۱۸۹)

علامہ ابن اثیر کی اس روایت سے صاف طور پر ظاہر اور ثابت ہو گیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو پہلا لشکر قیصر روم پر بھیجا اس لشکر میں یزید شامل ہی نہیں تھا۔

امام المحدثین علامہ امام بدر الدین عینی شارح صحیح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اگر یہ بات مان بھی لی جائے کہ یزید نے سب سے پہلے قیصر کے شہر قسطنطنیہ میں جنگ کی ہے تو میں کہتا ہوں کہ وہ کون سی منقبت ہے جو یزید کے لئے ثابت ہو گئی جبکہ اس کا حال خوب مشہور ہے۔ اگر تم یہ کہو کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس لشکر کے حق میں مَغْفُوْرٌ لَّھُمْ فرمایا ہے تو میں کہتا ہوں کہ اس عموم میں یزید کے داخل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دوسری دلیل سے اس سے خارج بھی نہ ہو سکے کیوں کہ اس میں تو اہل علم کا کوئی اختلاف ہی نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قول مَغْفُوْرٌ لَّھُمْ میں وہی داخل ہیں جو مغفرت کے اہل ہیں، حتی کہ اگر ان غزوہ کرنے والوں میں سے کوئی مرتد ہو جاتا تو وہ یقیناً اس بشارت کے عموم میں داخل نہ رہتا۔

پس یہ صاف طور سے ثابت ہو جاتا ہے کہ مغفرت سے مراد یہ ہے کہ جس کے واسطے مغفرت کی شرط پائی جائے اس کے واسطے مغفرت ہے (عمدۃ القاری شرح بخاری، ج ۶، ص ۶۴۹)

قریب ایسا ہی علامہ امام قسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الساوی شرح بخاری، ج ۵، ص ۱۰۱ پر اور علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتح الباری شرح بخاری، ج ٦، ص ٦۵ پر اور علامہ شیخ علی ابن الشیخ احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سراج منیر شرح جامع صغیر ج ۲، ص ۷۹ پر لکھتے ہیں۔ ثابت ہوگیا کہ یزید ہرگز ہرگز حدیث بخاری میں جو بشارت دی گئی ہے اس کا مستحق نہیں ہے۔

**اے ایمان والو!** بے شک ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ہر قول اور ہر حدیث حق اور سچ ہے مگر اس میں شرائط کا پایا جانا ضروری ہوتا ہے جیسے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، دعاء مانگو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا مگر شرط یہ ہے کہ جھوٹ اور حرام روزی سے بچو گے تو دعاء قبول ہوگی۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھو مگر اس شرط کے ساتھ کہ کامل طہارت اور وضو کرلو ورنہ نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح حج و روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ تمام اعمال کے لئے شرائط ہیں کہ اگر ایسا کرو گے تو مقبول بنو گے۔

جیسے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَالَ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ (حدیث شریف)

کہ جس شخص نے کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پڑھا وہ جنتی ہوگیا۔

بیشک میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان سچ اور بہت ہی سچ ہے۔ لیکن یزید ناپاک کو جنتی کہنے والے یزیدی حضرات سے پوچھنا چاہئے کہ ایک شخص ہے جو تقدیر کو، فرشتوں، انبیائے سابقین کو، مرنے کے بعد زندہ ہونے کو، قبر کے سوال و جواب کو، قیامت کے دن حساب و کتاب کو، جنت و دوزخ کو اور جو امور ضروریات دین ہیں ان کو نہیں مانتا ہے یا ان میں سے کسی ایک امر ضروری کو نہیں مانتا ہے اور نہ ہی اس پر ایمان رکھتا ہے اور اس شخص کا حال یہ ہے کہ صبح سے شام تک بے شمار مرتبہ کلمہ شریف پڑھتا رہتا

ہے تو کیا وہ شخص کلمہ پڑھنے کی بنیاد پر جنتی ہے۔ اے یزیدی گروہ کے لوگو! ہمت ہے تو کہہ دو کہ وہ شخص جنتی ہے اس لئے کہ وہ کلمہ پڑھتا ہے چاہے وہ ضروریات دین کا انکار کرتا ہو مر جاؤ گے مگر اس شخص کو جنتی ثابت نہیں کر سکتے ہو۔

اسی طرح یزید ناپاک کا حال ہے۔ جیسا کہ ائمہ کرام، محدثین عظام اور بزرگوں کے اقوال و بیانات سے صاف طور پر ظاہر اور ثابت ہو گیا کہ یزید ناپاک قسطنطنیہ والی حدیث شریف کی بشارت سے محروم ہے اور اپنے بُرے کردار اور گندے افعال کے سبب۔

یزید پلید، فاسق و فاجر، ظالم و قاتل اور مستحق عذاب نار ہے۔

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں؟

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ دشمنان اہل بیت

بے ادب گستاخ فرقہ کو سنا دے اے حسن
یوں بیاں کرتے ہیں سنی داستان اہل بیت
انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین

**صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ناخلف بیٹا یزید پلید ہے۔**

**اے ایمان والو!** یزید ناپاک کی ناپاکی کا چھینٹا اس کے باپ ہونے کے سبب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف مت پھینکو۔ یہی ہمارا مذہب و مسلک ہے جو ہمارے بزرگوں کے اقوال و افعال سے ظاہر و ثابت ہے۔

## حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابی اور کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور صحابی وہ خوش نصیب مسلمان ہے جس نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھا اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا اور صحابی کا وہ درجہ ہے کہ کوئی شخص کتنا ہی بڑا ولی اور قطب کیوں نہ ہو ان کے ادنیٰ درجہ کے برابر نہیں ہوسکتا۔

حدیث بخاری و مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَ کُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَّا بَلَغَ مُدَّاَحَدِ ھِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ

تم میرے صحابی کو گالی نہ دو اور نہ برا کہو۔ اس لئے کہ تم میں سے اگر کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ شخص ان کے کلو اور آدھا کلو گیہوں اور جو خرچ کرنے کے برابر نہیں ہوسکتا۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۵۵۳)

اور اسی طرح کی روایت ہے کہ جو شخص میرے صحابہ کو گالی دے اور برا کہے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور جب ان کا ذکر کیا جائے تو ان پر نکتہ چینی نہ کرو۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۵۵۴)

عاشق اہل بیت حضرت علامہ امام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ

حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل حق کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام امور میں حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے اور فرماتے ہیں۔ وَالتَّحْقِیْقُ اَنَّھُمْ کُلُّھُمْ عَدُوْلٌ یعنی تحقیق یہ ہے کہ تمام صحابہ عادل ہیں اور ساری جنگیں اور اختلافات تاویل پر مبنی ہیں ان کے سبب کوئی بھی عدالت سے خارج

نہیں اس لئے کہ وہ سب مجتہد ہیں۔ (برکات آل رسول،ص ۲۸۲)

اور اسی طرح علامہ مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور علامہ لقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور علامہ ابن سبکی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ القام الحجر میں اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ کسی بھی صحابی کو گالی دینے والا فاسق ہے اگر اسے وہ حلال نہ جانے اور اگر وہ حلال جانے تو کافر ہے۔ (الشرف المؤید،ص ۱۰۴)

**اے ایمان والو!** حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا ریب یقیناً صحابی ہیں ائمہ کرام ومحدثین عظام اور بزرگوں کے اقوال وبیانات سے صاف طور پر ظاہر وثابت ہے کہ تمام صحابہ کرام کو یا کسی ایک صحابی کو چاہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دینے والا، ان کو برا کہنے والا اہل سنت سے نہیں ہوسکتا۔ یقیناً ایسا شخص رافضی اور جہنمی ہی ہوسکتا ہے۔

## دس محرم کے مشہور واقعات

اسلام کا پہلا مہینہ محرم شریف ہے۔ اس ماہ میں جنگ وجدال حرام ہے اور اس ماہ میں عاشورہ کا دن بہت بزرگ ہے یعنی دسویں محرم کا دن۔

دس محرم کو یہ واقعات رونما ہوئے۔

۱) حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

۲) حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے۔

۳) حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے سلامتی کے ساتھ اُترے۔

۴) حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے (فیض القدیر، شرح جامع صغیر للمناوی، ج ۳، ص ۳۴)

۶) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ گلزار ہوئی۔

۷) حضرت ایوب علیہ السلام نے مرض سے شفا پائی۔

۸) حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی واپس آئی۔

۹) حضرت یوسف علیہ السلام کنویں سے نکلے۔

۱۰) حضرت سلیمان علیہ السلام کو بادشاہی ملی۔

۱۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن جادوگروں پر غالب آئے۔ (عجائب المخلوقات، ص ۴۴)

۱۲) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے۔

۱۳) قیامت اسی دن آئے گی۔

۱۴) پہلی بارش آسمانوں سے نازل ہوئی (غنیۃ الطالبین، ج ۲، ص ۵۳)

## عاشورا کے دن نیک کام

**اے ایمان والو!** یوم عاشورہ یعنی دس محرم ایک بزرگ دن ہے۔ اس میں نیک کاموں کے بڑے اجر و ثواب ہیں کچھ نیک کاموں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ہمارے مرشد اعظم حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔

۱) دس محرم شریف کے دن کسی یتیم کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرنا بڑا اجر و ثواب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مَنْ مَّسَحَ بِیَدِہٖ عَلٰی رَاْسِ یَتِیْمٍ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ رَفَعَ

اَللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ بِکُلِّ شَعْرَةٍ عَلٰی رَاْسِهٖ دَرَجَةً فِی الْجَنَّةِ ۔ (غنیۃ الطالبین، ج۲،ص۵۳)

جو شخص عاشورہ کے دن کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے یتیم کے سر کے ہر بال کے بدلے ایک درجہ جنت میں بلند فرمائے گا۔

اے ایمان والو! یتیم سے محبت کرنا اور اس کو کھلانا پلانا بڑا ثواب ہے۔ یتیم کی دعا سے بلا و مصیبت دور ہو جاتی ہے اور روزی بڑھا دی جاتی ہے۔

۲) ہمارے پیارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ محبوب خدا پیارے مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ لَمْ یَمْرِضْ مَرْضًا اِلَّا مَرْضَ الْمَوْتِ (غنیۃ الطالبین، ج۲،ص۵۳)

جو شخص عاشوراء کے دن غسل کرے تو کسی مرض میں مبتلا نہ ہوگا سوائے مرض موت کے۔

۳) دس محرم شریف کے دن گناہوں اور خطاؤں سے توبہ کثرت سے کرنا چاہئے کہ اس دن توبہ جلدی قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرماتا ہے۔ اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ دسویں محرم کو میری بارگاہ میں توبہ کریں اور جب دسویں محرم کا دن ہو تو میری طرف رجوع کریں۔

اَغْفِرْلَهُمْ میں ان سب کی مغفرت فرماؤں گا۔ (فیض القدیر، شرح جامع صغیر، ج۳،ص۳۴)

۴) دس محرم شریف کے دن آنکھوں میں سرمہ ڈالنا، آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے شفا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص عاشوراء کے دن اثمد کا سرمہ لگائے۔

لَمْ تَرْمَدْ عَیْنُهٗ اَبَدًا (بیہقی) تو اس کی آنکھ کبھی بھی نہ دکھے گی۔

موضوعات الکبیر میں حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ دس محرم کے دن آنکھوں میں سرمہ لگانا خوشی کے اظہار کے لئے نہیں ہونا چاہئے کیوں کہ دس محرم شریف کی خوشی منانا خارجیوں کا فعل ہے بلکہ حدیث شریف پر عمل کرنے کے لئے آنکھوں میں سرمہ ڈالنا چاہئے۔

۵) دس محرم کے دن اپنے اہل وعیال کے واسطے گھر میں وسیع پیمانے پر کھانے کا انتظام کرنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ دس محرم کی برکت سے پورے سال وسعت وبرکت عطا فرمائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عاشورہ کے دن اپنے اہل وعیال پر نفقہ میں وسعت کرے یعنی خوب زیادہ خرچ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر پورے سال وسعت فرمائے گا۔

قَالَ سُفْیَانُ اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَا کَذَالِکَ (بیہقی، مشکوٰۃ، ص ۱۷۰)

حضرت سفیان ثوری نے فرمایا کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا (یعنی روزی میں خوب برکت پایا)

میرے پیارے پیر پیران پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے پچاس سال اس کا تجربہ کیا تو وسعت وبرکت ہی دیکھی۔ (غنیۃ الطالبین، ج ۲، ص ۵۴)

۶) **اے ایمان والو!** اسی طرح علامہ مناوی فیض القدیر، ج ۲، ص ۲۳۶ پر لکھتے ہیں کہ حضرت جابر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا تو اس کو صحیح پایا اور حضرت ابن عینیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے پچاس ساٹھ سال اس کا تجربہ کیا تو روزی میں وسعت وبرکت ہی پائی۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ دس محرم

شریف کو خوب زیادہ کھانا پکانا چاہئے اور کھلانا چاہئے۔

پیروں کے پیر ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عاشوراء کے دن لوگوں کو پانی پلانا بہت بڑا ثواب ہے (اب اگر کوئی شخص دودھ پلائے تو اس کا ثواب کتنا زیادہ ہوگا)

ہمارے پیارے سرکار نبی معظم رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

وَمَنْ سَقٰی شَرْبَةً مِّنْ مَّآءٍ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَکَاَنَّمَا لَمْ یَعْصِ اللّٰهَ طُرْفَةَ عَیْنٍ

(غنیۃ الطالبین، ج ۲، ص ۵۴)

جو عاشورہ کے دن پانی پلائے تو گویا اس نے تھوڑی دیر کے لئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی (یعنی اس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا کام کیا)

## دس محرم کا روزہ رکھنا بڑا ثواب ہے

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے عاشورہ کے دن خود بھی روزہ رکھا اور اپنے غلاموں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

صُوْمُوْا یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ یَوْمَ کَانَتِ الْاَنْبِیَآءُ تَصُوْمُهٗ (جامع صغیر، ج ۴، ص ۲۱۵)

فرمایا! عاشورہ کے دن روزہ رکھو۔ اس دن انبیائے کرام روزہ رکھتے تھے۔

اس حدیث شریف کے تحت علامہ منادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ عاشورہ کے دن یعنی دس محرم شریف کی فضیلت بہت بڑی ہے اور اس کی حرمت و بزرگی قدیم زمانہ سے چلی آرہی ہے۔ ابن رجب نے فرمایا کہ دس محرم شریف کے دن حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام نے روزہ رکھا ہے۔ (فیض القدیر، ج ۴، ص ۲۱۵)

## رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول رحمت و برکت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: رمضان شریف کے بعد افضل روزہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ محرم شریف میں عاشورہ کا روزہ ہے۔ اور فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کی نماز یعنی تہجد کی نماز ہے۔

(مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف، ص ۱۷۱)

**اے ایمان والو!** یوم عاشورہ یعنی دس محرم شریف بڑا عظیم دن ہے اس دن کا روزہ رمضان شریف کے بعد سب سے افضل روزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس عظیم اور برکت ورحمت والے دن تمام کھیل، تماشوں کی غلط رسموں سے بچائے۔

اور دس محرم شریف کے برکت والے دن ادب واحترام کے ساتھ روزہ رکھنے کی اور عبادتوں میں مشغول رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

## دسویں محرم شریف کی رات کی نفل نمازیں

سلطان البغداد فرد الافراد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کی شب عاشورہ میں کثرت سے نمازوں اور دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے اور فرماتے ہیں کہ جو شخص اس رات میں چار رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد پچاس مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے تو رحمٰن ورحیم مولیٰ تعالیٰ اس شخص کے پچاس برس کے پچھلے اور پچاس سال کے آئندہ کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اس کے لئے جنت میں ایک ہزار محل تیار کرتا ہے۔ (ماثبت من السنۃ، ص ۱۶، غنیۃ الطالبین، ج ۲، ص ۵۴)

اور جو شخص عاشورہ کی رات میں دو رکعت نفل نماز قبر کی روشنی کے واسطے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو روشنی سے بھر دے گا اور قیامت تک اس کی قبر روشن رہے گی۔

ترکیب یہ ہے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔
(جواہر غیبی)

## دس محرم کے دن کی نفل نمازیں

ہمارے پیارے آقا محبوب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دس محرم شریف کے دن چار رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لئے ایک نورانی ممبر بناتا ہے۔ (نزہۃ المجالس، ج ۱، ص ۱۴۶)

## دس محرم کے دن جو کام سخت منع ہیں

مشہور محدث حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب موضوعات الکبیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ یوم عاشورہ یعنی دس محرم کے دن کالے کپڑے پہننا، سینہ کوٹنا، بال نوچنا، نوحہ کرنا، پیٹنا، چھری، چاقو سے بدن زخمی کرنا جیسا کہ رافضی یعنی شیعوں کا طریقہ ہے حرام اور گناہ ہے ایسے ملعون افعال سے پرہیز کرنا لازم وضروری ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے سرکار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعٰی بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ (بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ، ص ۱۵۰)

یعنی وہ شخص ہم میں سے (یعنی ہماری جماعت میں سے) نہیں ہے جو اپنے گالوں پر مارے اور اپنے گریبان پھاڑے اور پکارے جاہلیت کا پکارنا (یعنی اپنا سینہ کوٹتے ہوئے چیخے اور چلائے)

## عاشورہ کی رات اور دن عبادت کے لئے ہیں

اے ایمان والو! بزرگان دین کے اقوال و بیانات سے صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ عاشورہ کی رات اور عاشورہ کا دن رحمت و برکت اور عظمت و بزرگی والے ہیں۔

## محرم شریف میں باجے بجانا یزیدیوں کا طریقہ ہے

جب حضرت امام پاک شہید ہو گئے تو خوشی میں یزیدیوں نے باجے بجائے اور جشن منایا مگر آج کل امام پاک کی محبت کا دعویٰ کرنے والے باجا بجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے اور یزیدیوں کی سنت پر عمل کرنے سے بچائے۔

عاشورہ کی رات میں لہو ولعب اور تمام خرافات سے بچا جائے اور کثرت سے نماز اور تلاوت قرآن کریم کا اہتمام کیا جائے اور کلمہ شریف و درود پاک کا ورد کیا جائے۔

عاشورہ کے دن روزہ رکھا جائے اور زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کیا جائے اور سب کا ثواب حضرت امام پاک اور شہدائے کربلا کی پرنور بارگاہ میں نذر کیا جائے یہی سچی عقیدت و محبت ہے حضرت امام پاک سے۔

عاشق مدینہ پیشوائے اہلسنت حضور اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

محرم شریف میں خرافات و بدعات کا رد اپنی کتاب۔ (اعالی الافادۃ فی تعزیۃ الہند و بیان الشہادۃ) میں تحریر فرمایا ہے۔ جس کو دیکھنا ہو اس کتاب کا مطالعہ فرمائے۔

## کھلا دھوکہ اور الزام

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروجہ تعزیہ داری اور محرم شریف میں ہونے والے خرافات و بدعات کا رد بلیغ فرمایا ہے۔

مگر بے دین و گمراہ لوگ ان خرافاتوں اور بدعتوں کو جنم دینے والا اور رائج کرنے والا آپ کو بتاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے جھوٹوں سے بچائے۔

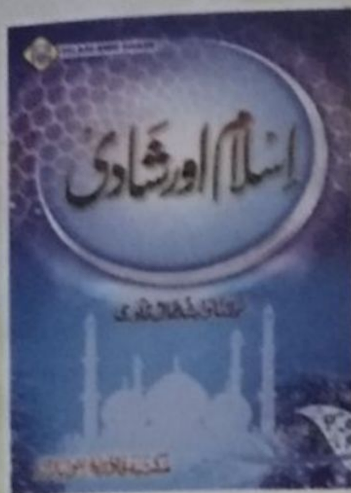
# آخر میں۔ پُرخلوص التماس

اللہ تعالیٰ کے شکر واحسان کے ساتھ میں اپنے پیارے خواجہ ہند کے راجہ سلطان الہند عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ جو امام پاک کے حسینی باغ کے مہکتے ہوئے پھول اور آل رسول ہیں ان کی بے کس نواز بارگاہ میں غلام بے نوا کی گزارش ہے کہ آپ کے ناکارہ غلام نے جو کچھ آپ کے در کریم سے بھیک نصیب ہوئی ہے اس کا کچھ حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

اور آپ کے جد کریم حضرت امام پاک سے غلامی کے ثبوت ومحبت میں جدوجہد کرکے جو کچھ لکھا ہے اس کا صلہ وبدلہ متعین ہوجائے کہ دنیا میں اپنی نورانی چوکھٹ سے لگائے رکھنا اور بروز قیامت اپنے ساتھ رکھ لینا اور جنت میں بھی ساتھ نصیب کردینا۔

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسادے برسانے والے

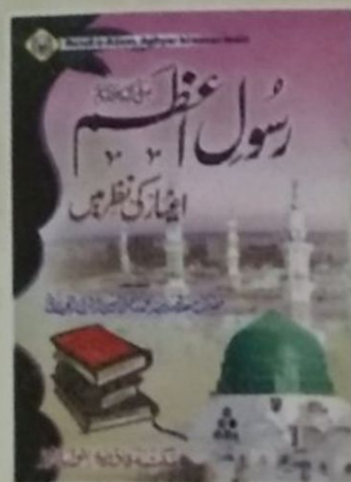
آستانہ چشتیہ کا بھکاری
انوار احمد قادری برکاتی رضوی
۴ر رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ
۱۵ر اگست ۲۰۱۰ء

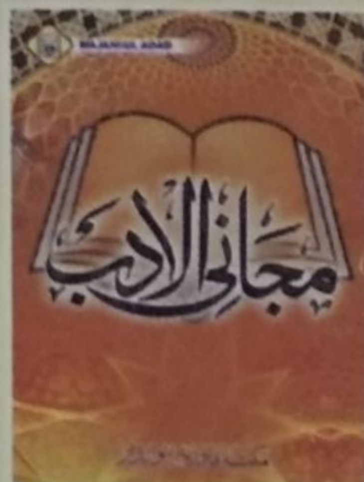






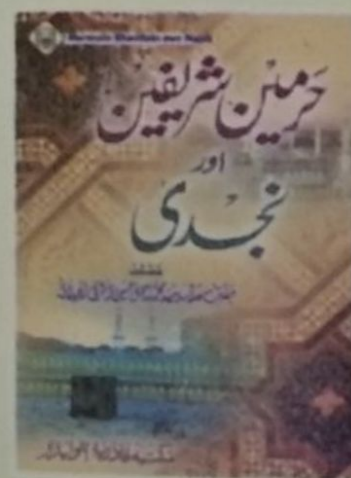


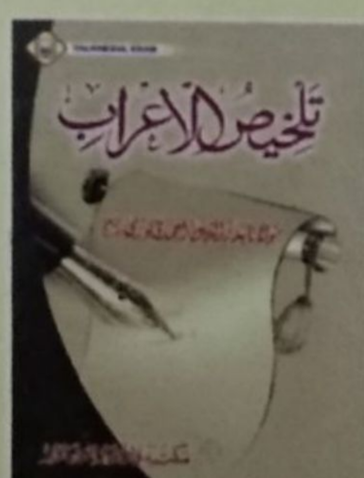



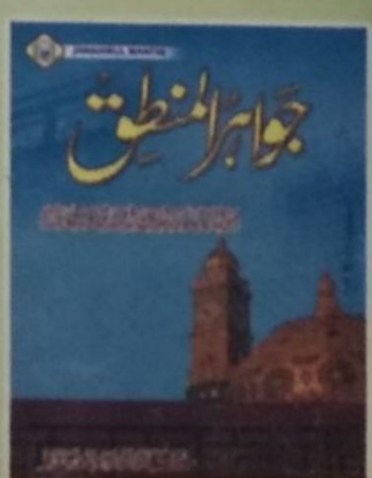













Rs.20/-


# MAKTABA QADRIA

**U.P.** : Barhani Road, Itwa Bazar, Distt. S. Nagar, (U.P.) Ph. : 05541-231317

**DELHI** : 523, Waheed Kutub Market, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6

M. : 9312347876 E-mail : mqadria5@gmail.com, contact@maktabaqadria.com

Web. : www.maktbaqadria.com